ایمانیات وعبادات

(الف)ایمانیات

۱-ملائکہ (فرشتے)

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: ملائکہ کی ذمہ داریوں پر سیر حاصل بحث کریں۔

جواب:

ملائکہ کا تعارف

ملائکہ جمع ہے مَـلَـکٌ کی، جس کا معنٰی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطاو غیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔ (سورۃ الانبیاء:20)

ملائکہ کی تخلیق:

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

بنیادی عقائد:

فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قرب قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمھاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے اُمور میں فرشتے غیبی طور پر امور سر انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

فرشتوں کی ذمے داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔

کراماکاتبین:

مشہور فرشتوں میں "کراماکاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔

منکر نکیر:

جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "مُنکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام:

انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، کی ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام:

مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری اور بارش برسانے کی ذمہ داری بھی حضرت میکائیل علیہ السلام کی ہے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام:

روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السّلام (مَلَكُ الْمَوْت) کی ہے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام:

قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمہ داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

حدیثِ جبرائیل علیہ السلام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام: کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی علامات کے بارے میں فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہ وہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔

ملائکہ کی خصوصیات:

ملائکہ درج ذیل خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں:

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔
- فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں۔
- فرشتے بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔
- فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔
- فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعتِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سوال2: حدیثِ جبریل علیہ السلام کا تناظر میں تعلیم وتعلم کے آداب تحریر کریں۔

جواب:

تعلیم وتعلم کے آداب

ملائکہ کا تعارف:

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنیٰ ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔　　(سورۃ الانبیاء:20)

حدیثِ جبریل علیہ السلام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ،

www.ilmkidunya.com

فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام: کلمہ شہادت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے قیامت کی علامات کے بارے میں فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہ وہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔

تعلیم و تعلم کے آداب:

حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلّم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- واضح اور مختصر سوال کرنا۔
- استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
- ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
- تعلیم و تعلم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیش نظر رکھنا۔
- سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- واضح اور جامع جواب دینا۔
- غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **ملائکہ کا تعارف**

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنیٰ ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔ (سورۃ الانبیاء:20)

سوال2: فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟

جواب: **فرشتوں کی تخلیق**

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

سوال3: حضرت جبریل علیہ السّلام کن کی شکل میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس آتے تھے؟

جواب: **حضرت جبریل علیہ السلام**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔

سوال4: فرشتوں کی دو ذمے داریاں لکھیں۔

جواب: **<u>فرشتوں کی ذمہ داریاں</u>**

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں:

- مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔
- جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

سوال5: فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔

جواب: **<u>فرشتوں کی خصوصیات</u>**

فرشتوں کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔
- فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں۔
- فرشتے بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔

سوال6: حدیثِ جبریل سے کیا مراد ہے؟

جواب: **<u>حدیثِ جبریل</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں۔

سوال7: حدیثِ جبریل کا متن بیان کریں۔

جواب: **<u>حدیثِ جبریل کا متن</u>**

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام: کلمہ شہادت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی علامات کے بارے میں فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہ وہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھارہے تھے۔

سوال8: حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلم کے کوئی سے چار آداب بیان کریں۔

جواب: **<u>تعلیم و تعلم کے آداب</u>**

حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- واضح اور مختصر سوال کرنا۔

www.ilmkidunya.com

سوال9: ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: **ایمان**

ایمان سے مراد ہے:

- اللہ تعالیٰ پر ایمان
- فرشتوں پر ایمان
- آسمانی کتابوں پر ایمان
- رسولوں پر ایمان
- قیامت کے دن اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان

سوال10: اسلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: **اسلام سے مراد**

اسلام سے مراد ہے کہ:

- کلمہ شہادت
- نماز
- زکوٰۃ
- روزہ
- حج

سوال11: احسان سے کیا مراد ہے؟

جواب: **احسان سے مراد**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے احسان کے متعلق فرمایا کہ:

"احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔"

سوال12: حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کیا سوال کیے؟

جواب: **حضرت جبریل علیہ السلام کے سوال**

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:**
(A) اللہ تعالیٰ کی عبادت (B) روح قبض کرنا (C) بارش برسانا (D) رزق کی فراہمی

2۔ **کراماً کاتبین کی ذمے داری ہے:**
(A) انسانی اعمال لکھنا (B) روح قبض کرنا (C) بارش برسانا (D) روزی دلانا

3۔ **اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے پاس آتے ہیں:**
(A) مٹی سے (B) نور سے (C) آگ سے (D) پانی سے

4۔ **منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:**
(A) پیدائش کے وقت (B) موت کے وقت (C) قبر میں (D) حشر میں

5۔ **حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمے داری ہے:**
(A) صُور پھونکنا (B) روح قبض کرنا (C) اعمال لکھنا (D) رزق پہنچانا

www.ilmkidunya.com

6۔ ملائکہ جمع ہے:

(A) ملک کی (B) فرشتہ کی (C) مملوک کی (D) مملکت کی

7۔ ملائکہ کے معنی ہیں:

(A) نبی (B) فرشتے (C) جنات (D) انسان

8۔ فرشتے ہر طرح کی صفات سے پاک ہیں:

(A) بری (B) نیک (C) بشری (D) حیوانی

9۔ فرشتے مختلف اختیار کر سکتے ہیں:

(A) فطرت (B) غلطیاں (C) نوکریاں (D) شکلیں

10۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کو تخلیق کیا ہے؟

(A) مٹی سے (B) نور سے (C) آگ سے (D) پانی سے

11۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا ہے:

(A) مٹی سے (B) نور سے (C) آگ سے (D) پانی سے

12۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے آگاہ کیا:

(A) فرشتوں کو (B) انبیاء کو (C) جنات کو (D) نباتات کو

13۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق کس طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے؟

(A) مذہبی طبقے کے لیے (B) سماجی طبقے کے لیے (C) مادیت پسند طبقے کے لیے (D) روحانی طبقے کے لیے

14۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

(A) صُور پھونکنا (B) روح قبض کرنا (C) اعمال لکھنا (D) رزق پہنچانا

15۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

(A) صُور پھونکنا (B) روح قبض کرنا (C) اعمال لکھنا (D) رزق پہنچانا

16۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

(A) وحی لانا (B) روح قبض کرنا (C) اعمال لکھنا (D) رزق پہنچانا

17۔ حضرت جبریل علیہ السلام کس صحابی کی شکل میں حاضر ہوتے؟

(A) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

18۔ حدیثِ جبریل علیہ السلام کے راوی ہیں:

(A) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

19۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کتنے سوال کیے؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

20۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے ہے:

(A) اعزاز (B) محنت (C) خدمت (D) عظمت

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	D	C	B	A	A	C	B	A	A
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
A	C	C	B	A	D	B	C	A	A

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی عبادت　(B) روح قبض کرنا　(C) بارش برسانا　(D) رزق کی فراہمی

2۔ کراماکاتبین کی ذمے داری ہے:

(A) انسانی اعمال لکھنا　(B) روح قبض کرنا　(C) بارش برسانا　(D) رزق لانا

3۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے پاس آتے ہیں:

(A) مٹی سے　(B) نور سے　(C) آگ سے　(D) پانی سے

4۔ منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:

(A) پیدائش کے وقت　(B) موت کے وقت　(C) قبر میں　(D) حشر میں

5۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمے داری ہے:

(A) صُور پھونکنا　(B) روح قبض کرنا　(C) اعمال لکھنا　(D) رزق پہنچانا

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
A	C	B	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب:

ملائکہ کا تعارف

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔　　(سورۃ الانبیاء:20)

2۔ فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟

جواب:

فرشتوں کی تخلیق

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

3۔ حضرت جبریل علیہ السلام کن کی شکل میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آتے تھے؟

جواب:

حضرت جبریل علیہ السلام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔

4۔ فرشتوں کی دو ذمے داریاں لکھیں۔

جواب:

فرشتوں کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں:

- مشہور فرشتوں میں "کراماکاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔

- جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "مُنکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

5- فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔

جواب: **فرشتوں کی خصوصیات**

فرشتوں کی درج ذیل خصوصیات ہیں

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔
- فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں۔
- فرشتے بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔

(iii) **تفصیلی جواب دیجیے۔**

1- **حدیث جبریل علیہ السلام کے تناظر میں تعلیم و قلم کے آداب تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: **طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) تیار کریں۔ جن میں فرشتوں کا ذکر ہو۔**

جواب: **ملائکہ اور قرآنی آیات کی فہرست**

سورۃ النبیاء میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔ (سورۃ الانبیاء:20)

سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ: جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو یقیناً اللہ (بھی ان) کافروں کا دشمن ہے۔ (سورۃ البقرۃ:98)

سورۃ البقرۃ میں ارشادِ ربانی ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○

ترجمہ: (وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (سورۃ البقرۃ:285)

سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

ترجمہ: اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ آل عمران:18)

سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○

ترجمہ: (وہ وقت یاد کرو) جب تم اپنے رب سے (مدد کے لیے) فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول فرمائی (اور فرمایا) کہ میں ایک ہزار پے در پے آنے والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔ (سورۃ الانفال:9)

سوال 2: **قرآن و سنت میں مذکور چند فرشتوں کے نام لکھیں اور ان کے ذِمّے داریوں سے متعلق فہرست تیار کریں۔**

جواب: **فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں**

فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

جبرائیل علیہ السلام:

یہ پیغامِ الٰہی، انبیاء تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

میکائیل علیہ السلام:

ان کی بارش برسانے اور رزق تقسیم کرنے کی ذمہ داری ہے۔

عزرائیل علیہ السلام:

ان کی ذمہ داری ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔

اسرافیل علیہ السلام:

ان کی ذمہ داری روزِ قیامت صور پھونکنا ہے۔

کراماً کاتبین:

یہ فرشتے دائیں اور بائیں کی طرف ہمارے نیک وبد اعمال تحریر کرنے کے پابند ہیں۔

منکر نکیر:

قبر میں تین سوال کرنے والے فرشتے منکر نکیر کہلاتے ہیں۔

مالک ورضوان:

دوزخ کے نگران فرشتے کا نام مالک ہے اور جنت کے نگران فرشتے کا نام رضوان ہے۔

محافظ فرشتے:

ہر انسان کی حفاظت کے لیے بھی فرشتے موجود ہیں جو اسے آفات ومصائب اور ہلاکت سے بچاتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: طلبہ کے مابین تعلیم وتعلم کے آداب پر خاکہ تیار کروائیں۔

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں طلبا کی رہنمائی فرماتے ہوئے تعلیم وتعلم کے آداب پر خاکہ تیار کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال2: حدیثِ جبریل کا متن مع ترجمہ طلبہ کو پڑھائیں۔

جواب:

حدیثِ جبرئیل کا متن اور ترجمہ

حدیث ابی ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بَارِزًا یَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: ''الایمانُ اَنْ تُومِنَ بِاللہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَبِلِقَائِہٖ وَبِرُسُلِہٖ وَتومِنُ بِالْبَعْثِ'' قَالَ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قال: ''الاسلام ان تعبداللہ ولاتشرک بِہٖ وتُقِیمَ الصلوۃَ وَتؤدِّیَ لزکوٰۃَ المفروضۃ وتصومَ رَمَضَانَ'' قال: ما الاحسان؟ قال: ان تعبداللہ کانَّکَ تراہُ فان لم تکن تراہ فانّہٗ یَرَاکَ۔ قال: متی السَاعۃُ؟ قال: مَا الْمَسْئولُ عنہا بِاَعْلَمَ من السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِہَا اذا وَلَدَتِ الْاَمَۃُ رَبَّہَا واذا تَطَاوَلَ رُعَاۃُ الْاِبِلِ الْبُہْمُ فِی البنیان فی خَمَسٍ لَایَعْلَمُہُنَّ اللہ۔ ثُمَّ اَدْبَرَ فقال: رُدُّوْہُ'' فَلَمْ یَرَوْا شَیْئًا: فقال ہذا جبرئیل جَاءَ یُعَلِّمُ النَّاسَ دِیْنَہُمْ''۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ فرض ادا کرو رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں اس کی نشانیاں بتا سکتا ہوں۔ وہ یہ

www.ilmkidunya.com

ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے ترقی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سوال پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ
کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(8×1=8)**

(i) **اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے پاس آتے ہیں:**

(A) مٹی سے (B) نور سے (C) آگ سے (D) پانی سے

(ii) **منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:**

(A) پیدائش کے وقت (B) موت کے وقت (C) قبر میں (D) حشر میں

(iii) **حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمے داری ہے:**

(A) صُور پھونکنا (B) روح قبض کرنا (C) اعمال لکھنا (D) رزق پہنچانا

(iv) **ملائکہ جمع ہے:**

(A) مَـلَـکٌ کی (B) فرشتہ کی (C) مملوک کی (D) مملکت کی

(v) **ملائکہ کے معنی ہے:**

(A) نبی (B) فرشتے (C) جنات (D) انسان

(vi) **فرشتے ہر طرح کی صفات سے پاک ہیں:**

(A) بری (B) نیک (C) بشری (D) حیوانی

(vii) **فرشتے مختلف اختیار کر سکتے ہیں:**

(A) فطرت (B) غلطیاں (C) نوکریاں (D) شکلیں

(viii) **اللہ تعالیٰ نے جنات کو تخلیق کیا ہے:**

(A) مٹی سے (B) نور سے (C) آگ سے (D) پانی سے

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(6×2=12)**

(i) ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

(ii) فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟

(iii) حضرت جبریل علیہ السّلام کن کی شکل میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آتے تھے؟

(iv) فرشتوں کی دو ذمے داریاں لکھیں۔

(v) فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔

(vi) حدیثِ جبریل سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(5×1=5)**

www.ilmkidunya.com

حدیثِ جبرئیل علیہ السلام کے تناظر میں تعلیم و تعلم کے آداب تحریر کریں۔

(2)　　کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

تفصیلی سوالات

سوال 1: کتبِ سماویہ یعنی آسمانی کتابوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **کتبِ سماویہ یعنی آسمانی کتابیں**

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔

آسمانی صحیفے:

چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان هٰذا لفِي الصُّحُفِ الأولى صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى۔

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔ (سورۃ الاعلیٰ: 18-19)

اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السّلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

آسمانی کتابیں:

جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں:

تورات:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

زبور:

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

انجیل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

قرآن مجید:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید

www.ilmkidunya.com

پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

آسمانی کتابوں میں موجود بنیادی عقائد:

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ علاوہ بر آں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاق حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

کامیابی کا راز:

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔

حاصل کلام:

اگر ایک شخص قرآن مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

سوال 2: بنی اسرائیل قوم اور اہل کتاب کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ نوٹ لکھیں۔

جواب:

<u>بنی اسرائیل</u>

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف:

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

ابو الانبیاء:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو ابو الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

الہامی مذاہب:

تینوں الہامی مذاہب یہودیت مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔

بنی اسرائیل:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

اہل کتاب:

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی، مسیحی اور مسلمان۔

www.ilmkidunya.com

مشرکین:

البتہ وہ لوگ جو کہ نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہرِ فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

آسمانی کتابوں کا احترام:

ایک مسلمان کے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں۔ البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصلی حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

قرآن مجید کی فضیلت:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآن مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: **آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟**

جواب:

آسمانی صحیفے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور الہامی کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان ھذا الفی الصُّحُفِ الأولی فی صُحُفِ إبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔ (سورۃ الاعلیٰ:18-19)

سوال2: **بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟**

جواب:

بنی اسرائیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

سوال3: **حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟**

جواب:

حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

سوال4: **کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟**

جواب:

بنیادی عقائد

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر زور دیا لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاق حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

سوال5: **مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

جواب:

مشرکین اور اہل کتاب

مشرکین:

وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

اہل کتاب:

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی، مسیحی اور مسلمان۔

سوال6: سب سے پہلے اور آخری نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا نام بتائیں۔

جواب:

پہلے اور آخری نبی کا نام

سب سے پہلے نبی کا نام حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہیں۔

سوال7: انبیاء کرام کی بعثت کا کیا مقصد ہے؟

جواب:

انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔

سوال8: قرآن مجید میں کن انبیاء پر صحیفے نازل ہونے کا ذکر ہے؟

جواب:

آسمانی صحائف

قرآن مجید میں درج ذیل انبیاء کرام علیہم السلام پر صحیفے نازل ہونے کا ذکر آیا ہے:

- حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت شیث علیہ السلام
- حضرت ادریس علیہ السلام

سوال9: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو ابو الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

سوال10: الہامی مذاہب کے نام لکھیں۔

جواب:

الہامی مذاہب

اس وقت درج ذیل الہامی مذاہب ہیں:

- یہودیت (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار)
- مسیحیت (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار)
- اسلام (حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پیروکار)

سوال11: آسمانی کتابیں کتنی ہیں اور وہ کن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئی؟

جواب:

آسمانی کتابیں

آسمانی کتابیں چار ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

- تورات (حضرت موسیٰ علیہ السلام)
- زبور (حضرت داؤد علیہ السلام)
- انجیل (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)
- قرآن مجید (حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)

سوال12: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت عیسیٰ علیہ السلام**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے۔ آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

سوال13: حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ**

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

سوال14: قرآن مجید کی فضیلت بتائیں۔

جواب: **قرآن مجید کی فضیلت**

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآن مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

سوال15: مسلمان کے لیے ضروری اور کامیابی کا عمل کیا ہے؟

جواب: **کامیابی کا راز**

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

سوال16: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت موسیٰ علیہ السلام**

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے:

www.ilmkidunya.com

(A) خلیفۃ اللہ　(B) جدّ الانبیاء　(C) روح اللہ　(D) کلیم اللہ

2۔ وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:
(A) حضرت داؤد علیہ السلام　(B) حضرت اسحاق علیہ السلام کا　(C) حضرت یعقوب علیہ السلام　(D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

3۔ وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی وہ ہے:
(A) روزہ　(B) حج　(C) عمرہ　(D) طواف

4۔ مسیح لقب ہے:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا　(B) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا　(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا　(D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

5۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

6۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو دنیا میں مبعوث فرمایا:
(A) انسانوں کی ہدایت کے لیے　(B) عبادت کے لیے　(C) حج کے لیے　(D) روزوں کے لیے

7۔ سب سے پہلے نبی کا نام ہے:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت آدم علیہ السلام
(C) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ　(D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

8۔ سب سے آخری نبی کا نام ہے:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت آدم علیہ السلام
(C) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ　(D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

9۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے:
(A) مکہ میں　(B) ایران میں　(C) فلسطین میں　(D) عراق میں

10۔ آخری نبی حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کس نبی کی اولاد میں سے ہیں؟
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(B) حضرت نوح علیہ السلام　(C) حضرت ادریس علیہ السلام　(D) حضرت شیث علیہ السلام

11۔ مشرکین مکہ خود کو کہتے تھے:
(A) مسلمان　(B) ابراہیمی　(C) اسرائیلی　(D) مسیحی

12۔ تینوں الہامی مذاہب کے بانی ہیں:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام　(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت داؤد علیہ السلام

13۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت ابراہیم سے رشتہ تھا:
(A) بیٹا　(B) بھائی　(C) پوتے　(D) نواسے

14۔ اسرائیل لقب کس نبی کا ہے؟
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام　(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت یعقوب علیہ السلام

15۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کہلاتی ہے:
(A) بنی اسرائیل　(B) مسلمان　(C) یہودی　(D) مسیحی

16۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

17۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ کس نبی کا ذکر آیا ہے؟
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام　(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت یعقوب علیہ السلام

www.ilmkidunya.com

18۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس کی غلامی سے نجات دلائی؟
(A) نمرود سے　(B) فرعون سے　(C) شداد سے　(D) ابوجہل سے

19۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

20۔ حضرت داؤد علیہ السلام کس نبی کی اولاد میں سے ہیں؟
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام　(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت یعقوب علیہ السلام

21۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

22۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کتنے نبی آئے؟
(A) ایک　(B) دو　(C) تین　(D) کوئی نہیں

23۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے:
(A) حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　(B) حضرت مریم بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　(D) حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

24۔ کس نبی کا لقب مسیح، عبداللہ، کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے؟
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت داؤد علیہ السلام　(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام　(D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

25۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے:
(A) ابن مریم　(B) ابن عمران　(C) ابن آسیہ　(D) ابن سارہ

26۔ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

27۔ آخری آسمانی کتاب کا نام ہے:
(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

28۔ انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور اطاعت ہے:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی　(B) حضرت داؤد علیہ السلام کی
(C) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی
(D) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

29۔ وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے:
(A) اہل کتاب　(B) مشرکین　(C) بدھ مت　(D) کوئی نہیں

30۔ جو لوگ کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے وہ کہلاتے ہیں:
(A) اہل کتاب　(B) مشرکین　(C) بدھ مت　(D) کوئی نہیں

31۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے:
(A) فرشتوں نے　(B) جنات نے　(C) اللہ تعالیٰ نے　(D) انسانوں نے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

16	15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	C	C	B	A	D	C	B	A	D	D	A	A	B
	31	30	29	28	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17
	C	B	A	C	D	D	A	C	B	D	C	D	B	B	A

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے:
(A) خلیفۃ اللہ (B) جدالانبیاء (C) روح اللہ (D) کلیم اللہ

2۔ وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:
(A) حضرت داؤد علیہ السلام (B) حضرت اسحاق علیہ السلام (C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

3۔ وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی وہ ہے:
(A) روزہ (B) حج (C) عمرہ (D) طواف

4۔ مسیح لقب ہے:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (B) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا
(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

5۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:
(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآن مجید

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	D	A	A	B

(ii) مختصر جواب دیں۔

1۔ آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

جواب:
آسمانی صحیفے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور الہامی کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان هذا لفي الصُّحُفِ الأولى في صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔ (سورۃ الاعلیٰ:18-19)

2۔ بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب:
بنی اسرائیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب:
حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص ہیں جنھیں نبوت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

4۔ کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے ہیں؟

جواب:
بنیادی عقائد

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاق حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

www.ilmkidunya.com

5۔ مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟

جواب: **مشرکین اور اہل کتاب**

مشرکین:

وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

اہل کتاب:

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔

(iv) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **کتبِ سماویہ یعنی آسمانی کتابوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال 1: **ایک ایسا چارٹ بنائیں جس پر ترتیبِ زمانی سے آسمانی کتب اور وہ انبیائے کرام علیہم السلام جن پر کتب نازل ہوئیں ان کے نام تحریر ہوں۔**

جواب: **کتبِ سماویہ**

آسمانی کتابیں	انبیاء کے اسماء
تورات	حضرت موسیٰ علیہ السلام
زبور	حضرت داؤد علیہ السلام
انجیل	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
قرآن مجید	حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

سوال 2: **چند انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست بنائیں جن پر آسمانی صحائف نازل کیے گئے۔**

جواب: **آسمانی صحائف**

قرآن مجید میں درج ذیل انبیاء کرام علیہم السلام پر صحیفے نازل ہونے کا ذکر آیا ہے:

- حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت شیث علیہ السلام
- حضرت ادریس علیہ السلام

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: **قرآن و سنت میں مذکور سابقہ امتوں کے متعلق درج چند واقعات طلبہ کو سنائیں۔**

جواب: **سابقہ امتوں کے واقعات**

حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم:

حضرت نوح علیہ السلام دنیا میں چوتھے نبی اور کفار کی جانب بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔ آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد بت پرستی کی وبا عام ہوگئی۔ کفر و ضلالت میں گھرے ان لوگوں کی ہدایت کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ترجمہ: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ (سورۃ النوح: 1)

اللہ پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (صراط الجنان، 10/362)

www.ilmkidunya.com

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے سرکشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کو جھوٹا قرار دیا اور بت پرستی پر قائم رہی۔ آپ علیہ السلام نے 950 سال تبلیغ کی لیکن صرف 80 افراد ایمان لائے۔ (سیرت الانبیاء، ص184)

پھر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے کفار کے خلاف دعا کی تو اللہ پاک نے آپ کو کشتی بنانے کا حکم دیا۔ آپ علیہ السلام نے دو سال میں کشتی تیار کی۔ جب آپ علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو آسمان سے لگاتار چالیس دن تک بارش برسی اور زمین سے بھی پانی نکلنے لگا۔ جب قومِ نوح غرق ہوگئی تو زمین پانی نگل گئی۔ آپ علیہ السلام کی کشتی چھ مہینے زمین پر گھومتی رہی پھر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔

حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد:

قومِ عاد کی ہدایت ورہنمائی کے لیے اللہ پاک نے حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا

ترجمہ: اور قوم عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ (سورۃ الاعراف:65)

آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ پر ایمان لانے کا فرمایا اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ صراط الجنان میں ہے: حضرت ہود علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ پاک کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (صراط الجنان، 3/352)

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت حق سن کر قوم کے سرداروں نے کہا: تم سراسر حماقت کا شکار لگتے ہو۔ (سیرت الانبیاء، ص209)

یہ قوم بہت طاقتور تھی۔ جب انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر عذاب آیا تو ہم اپنی طاقت سے ہٹا سکتے ہیں اور کہا: اگر تم سچے ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ پھر ان پر تند و تیز آندھی کی صورت میں عذاب آیا، یہ آندھی سات راتیں اور آٹھ دن تک لگاتار چلتی رہی یہاں تک کہ یہ قوم نشانِ عبرت بن گئی۔

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود:

کفر و شرک میں ڈوبی ہوئی قوم، قوم ثمود کی اصلاح کے لیے اللہ پاک نے حضرت صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًاۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ

ترجمہ کنز العرفان: اور قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(سورۃ الاعراف:73)

سیرت الانبیاء کتاب میں ہے: آپ علیہ السلام نے قوم ثمود کو اللہ پاک کی نعمتیں یاد دلا کر بھی سمجھایا کہ اپنے اوپر خدا کی نعمتوں کی فراوانی دیکھو اور اپنا عمل دیکھو لہٰذا اطاعت کا راستہ اختیار کرو۔ (سیرت الانبیاء، ص236)

ان کے مطالبے پر حضرت صالح علیہ السلام نے پہاڑ سے اونٹنی پیدا کرنے کا معجزہ بھی دکھایا لیکن وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اونٹنی کو قتل کر دیا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو عذابِ الٰہی سے بھی ڈرایا عذابِ الٰہی کی بات سن کر قوم نے کہا: اے صالح! اگر تم واقعی رسول ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس سے ہمیں ڈراتے ہو۔

(سیرت الانبیاء، ص238)

پھر ایک گروہ نے حضرتِ صالح کو شہید کرنے کی کوشش کی وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے اور وہ قوم شدید زلزلے سے ہلاک کر دی گئی۔

حضرت شعیب علیہ السلام اور اہل مدین:

حضرت شعیب علیہ السلام مدین شہر میں رہتے تھے۔ آپ کی قوم بت پرست اور تجارت میں ناپ تول میں کمی کرتی تھی، ان کی ہدایت کے لیے آپ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ علیہ السلام نے انہیں توحید کی دعوت دی اور ناپ تول میں کمی کرنے سے منع کیا۔ آپ علیہ السلام کی نصیحت سے متاثر ہو کر کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ لوگ منکر ہو گئے۔

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاؕ-قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ-

ترجمہ: اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا، انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (سورۃ الاعراف:85)

جب یہ لوگ ایمان نہ لائے اور سرکشی کی تو حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا سے ان کو زوردار چیخ اور زلزلے سے تباہ کر دیا گیا۔

سوال 2: قرآنِ مجید کی حفاظت سے متعلق سورۃ الحجر کی آیت 9 ترجمہ کے ساتھ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔

جواب: <u>**سورۃ الحجر کی آیت نمبر 9 اور اس کا ترجمہ**</u>

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: ”بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔“

سوال نمبر: طلبہ کو قرآنِ مجید کی حفاظت کے بارے میں آگاہ کیجیے۔ انہیں بتایئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآنِ مجید کو ہر طرح کی تبدیلی سے محفوظ فرما دیا ہے۔ حفاظتِ قرآن کے ظاہری اور باطنی اہتمام کے طریق کار سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

جواب:

حفاظت قرآن کا طریق کار

حفاظت قرآن کے ذرائع:

نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں قرآن تحریری صورت میں مختلف صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے پاس موجود تھا۔ یہ تحریر پتھر کی سلوں، کھجور کے پتوں، لکڑی اور چمڑے پر ہوتی تھی۔

مسجد نبوی میں مقام:

مسجد نبوی میں ایک مقام متعین تھا، جہاں وہ قرآنی آیات رکھ دی جاتیں، صحابہ کرام اسے یاد کرتے اور مختلف نمازوں میں پڑھتے۔

حفظِ قرآن:

جوں جوں قرآن نازل ہوتا رہا، لکھا جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ میں قرآن پاک مکمل طور پر بے شمار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حفظ ہو چکا تھا۔

قرآن کی ترتیب:

قرآن کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے یعنی وہ ترتیب جو اللہ کے حکم سے نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لگائی۔

آیات اور سورتوں کا درج کرنا:

جب کوئی سورت نازل ہوتی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کاتبانِ وحی سے فرمادیتے کہ ”اس سورت کو فلاں سورت کے شروع یا آخر میں درج کر دو“ اور جب آیات نازل ہوتیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمادیتے کہ ”ان کو فلاں فلاں سورت میں درج کر دو۔“

سماعت قرآن:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو مرتبہ رمضان میں سارا قرآن صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سنایا۔ نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر سال رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ حیات مبارکہ کے آخری رمضان میں یہ دور دو دفعہ ہوا گیا۔ گویا جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت قرآن کتابت اور حفظ دونوں اعتبار سے محفوظ ہو چکا تھا۔

کاتبینِ وحی:

مشہور کاتبین وحی میں سے خلفائے راشدین کے علاوہ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت خالد بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت عبداللہ بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وغیرہ شامل ہیں۔

عہدِ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں جمع و تدوین قرآن مجید

دورِ صدیقی اور حفاظت قرآن:

تدوین قرآن:

www.ilmkidunya.com

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ میں قرآن پاک ایک کتاب کی شکل میں نہ تھا۔ بلکہ مختلف چیزوں میں لکھا ہوا موجود تھا۔ اسے ایک کتاب کی شکل میں مدون کرنے کی ضرورت حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے زمانے میں پیدا ہوئی۔

جنگِ یمامہ:

حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کی خلافت میں مسلمانوں کی جنگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر روانہ کیا گیا۔ اس جنگ میں تقریباً ستر جید عالم صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُم شہید ہوئے جن میں ستر حفاظ بھی شامل تھے۔

حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کا مشورہ:

اس وقت تک قرآن مجید زیادہ انسانی سینوں میں محفوظ تھا۔ اس سے تشویش پیدا ہوئی کہ اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔ اس بات کے پیش نظر حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کو مشورہ دیا کہ ”قرآن کو ایک جگہ پر مدون کیا جائے۔“ اور عرض کیا ”یا امیر المومنین! قبل اس کے کہ یہ امت کتاب اللہ کے بارے میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف کا شکار ہو آپ ان کا علاج کریں“ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے اصرار پر تدوین قرآن کی حکمت حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے ذہن میں آگئی۔

مجلس کا قیام:

حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ نے حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کی قیادت میں ایک مجلس تشکیل دی۔ اس مجلس نے بڑی محنت سے تدوین قرآن کا کام سرانجام دیا۔ قرآن پاک کا یہ نسخہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے بعد حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ اور ان کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہَا کی نگرانی میں رکھا گیا۔ حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کہتے ہیں۔ ”خدا کی قسم! اگر مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا کہا جاتا تو وہ مجھ پر اس قدر گراں نہ گزرتا، جتنا قرآن پاک کو جمع کرنے کا معاملہ ہے۔“ (صحیح بخاری)

حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کی قیادت میں ایک مجلس بنادی گئی اور انہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے تدوین قرآن کا کام کیا۔

طریقہ کار:

مدینہ میں اعلان کر دیا گیا کہ جس کے پاس بھی لکھا ہوا قرآن موجود ہو وہ لا کر حضرت زید رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کو پیش کرے۔ کسی آیت کو لکھنے سے پہلے نوشتوں سے تصدیق کر لی جاتی اور دو صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کی گواہیاں لی جاتیں کہ انہوں نے حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسی مقام پر تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ قرآن کا یہ نسخہ مصحف صدیقی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے نام سے موسوم ہوا۔

دورِ عثمانی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ اور حفاظتِ قرآن

رسم الخط میں اختلاف:

حضرت عثمان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے عہد میں اسلامی ریاست کی حدود دور دور تک پھیل گئیں۔ ایک صحابی حضرت حذیفہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کسی جگہ پر کفار سے جنگ لڑ رہے تھے۔ وہاں انہوں نے عجمیوں کو بڑے عجیب و غریب طریقے سے تلاوتِ قرآن کرتے سنا۔ قرآن کی قرأت میں اختلاف دیکھ کر حضرت حذیفہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ گھبرائے ہوئے خلیفہ حضرت عثمان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ کے پاس پہنچے اور سارا معاملہ بتایا۔

مجلس کا قیام:

www.ilmkidunya.com

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سربراہی میں حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سعید بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت عبدالرحمن بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر مشتمل کمیٹی بنائی۔ انہوں نے قریش کے رسم الخط پر سات نسخے تیار کر کے تمام صوبوں میں بھیج دیئے اور ایک نسخہ مدینہ میں رکھ لیا اور باقی تمام رسم الخط کے نسخے ضائع کر دیئے۔

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جامع القرآن:

چنانچہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مدون کئے ہوئے نسخے کو منگوایا گیا اور اس کی مختلف نقول تیار کروا کے مختلف صوبوں میں بھجوادی گئیں اور تمام نسخے واپس منگوالئے گئے۔ اسی لئے حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جامع القرآن (امت کو ایک قرآن پر جمع کرنے والا) کہتے ہیں۔

محفوظ نسخہ:

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تیار کردہ نسخوں میں سے آج بھی ایک نسخہ استنبول (ترکی) اور دوسرا تاشقند (ازبکستان) میں محفوظ ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔　　(8×1=8)

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے:

(A) خلیفۃ اللہ　(B) جدّ الانبیاء　(C) روح اللہ　(D) کلیم اللہ

(ii) وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:

(A) حضرت داؤد علیہ السلام　(B) حضرت اسحاق علیہ السلام کا

(C) حضرت یعقوب علیہ السلام　(D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(iii) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی وہ ہے:

(A) روزہ　(B) حج　(C) عمرہ　(D) طواف

(iv) حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کہلاتی ہے:

(A) بنی اسرائیل　(B) مسلمان　(C) یہودی　(D) مسیحی

(v) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

(vi) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

(vii) تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:

(A) تورات　(B) زبور　(C) انجیل　(D) قرآن مجید

(viii) آخری نبی حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس نبی کی اولاد میں سے ہیں؟

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(B) حضرت نوح علیہ السلام　(C) حضرت ادریس علیہ السلام　(D) حضرت شیث علیہ السلام

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔　　(6×2=12)

(i) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

(ii) بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟

(iii) حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟

(iv) کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

(v) مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟

(vi) سب سے پہلے اور آخری نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام بتائیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(5×1=5)**

کتب سماویہ (الہامی آسمانی کتابوں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

(3) عقیدۂ آخرت

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب:

عقیدۂ آخرت

اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیاو آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس جہاں فانی میں رہنے کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہنمائی فرمائی ہے۔

عقیدۂ آخرت کا تصور:

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیز گار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِا لْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

عقیدۂ آخرت کی اہمیت:

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔

عقیدۂ آخرت کا انکار:

عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست ونابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہوتا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِى يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم:27)

آخرت کی زندگی برحق:

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیز گاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقلِ انسانی اس پر غور وفکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

موت کے بعد کی زندگی کے مراحل:

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ:

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المومنون:100)

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔" (جامع ترمذی:2468)

حشر و نشر:

نشر کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنی حساب کے لیے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہو گا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

میزان:

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء:47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اچھے اخلاق سے زیادہ میزان میں کوئی چیز نہیں۔" (سنن ابی داؤد:4799)

جنت:

حساب کے بعد جنت اور جہنم سے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔ جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔ (سورۃ حم السجدۃ:31)

یہ جنت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنت کی خوب صورتی کے بارے حدیث قدسی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔"
(صحیح بخاری:3244)

جہنم:

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھور دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:6548)

حاصلِ کلام:

عقیدۂ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں۔ دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

سوال2: مقام محمود اور شفاعت پر نوٹ لکھیں نیز حوضِ کوثر کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

مقام محمود اور شفاعت

شفاعت کا مفہوم:

شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ اصطلاحی معنوں میں اس سے مراد قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے اذن سے جو لوگ دوسروں کی سفارش کریں گے اُسے شفاعت کہتے ہیں۔

شفاعت کی اقسام:

www.ilmkidunya.com

شفاعت کی دو قسمیں ہیں:

- شفاعتِ کبریٰ
- شفاعتِ صغریٰ

شفاعتِ کبریٰ / مقامِ محمود:

پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہو گا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اس شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔

(جامع ترمذی:3148)

شفاعتِ صغریٰ:

دوسری شفاعت صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام وملائکہ، علماوشہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہو گی، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔

حوضِ کوثر

کوثر:

"کوثر" جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت اس سے سیراب ہو گی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

حوضِ کوثر کی صفات:

حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد:8843)

حرفِ آخر:

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

مختصر سوالات

سوال1: مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب:

مقامِ محمود

شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: شفاعتِ کبریٰ پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہو گا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اس شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی:3148)

سوال2: حوض کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

www.ilmkidunya.com

جواب:

حوضِ کوثر

"کوثر" جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 6843)

سوال 3: جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

جنت کی نعمتوں کے بارے آیت

جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔ (سورۃ حم السجدۃ: 31)

سوال 4: میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

جواب:

میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔" (سورۃ الانبیاء: 47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اچھے اخلاق سے زیادہ میزان میں کوئی چیز نہیں۔" (سنن ابی داؤد: 4799)

سوال 5: عقیدہ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔

جواب:

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا درج ذیل ہیں:

- ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں۔
- زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں۔
- گناہوں سے بچیں۔
- حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں۔
- دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

سوال 6: عقیدہ آخرت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب:

عقیدہ آخرت کا مفہوم

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ: 4)

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

سوال7: عقیدہ آخرت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

عقیدہ آخرت کی اہمیت

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

سوال8: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منکرین آخرت کے شبہات کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب:

منکرینِ آخرت کے متعلق ارشادِ ربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِی یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیدُهٗ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَیْهِ

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم:27)

سوال9: منکرین آخرت کے کیا شبہات تھے؟

جواب:

منکرینِ آخرت کے شبہات

منکرینِ آخرت کے درج ذیل شبہات تھے:

- کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔
- ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔
- ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا۔
- ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔

سوال10: عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

جواب:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ○

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المومنون:100)

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

سوال11: عالم برزخ کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حدیثِ مبارکہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔" (جامع ترندی:2468)

سوال12: حشر و نشر سے کیا مراد ہے؟

جواب:

حشرونشر

نشر کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت یا دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

سوال13: شفاعتِ صغریٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب:

شفاعتِ صغریٰ

شفاعتِ صغریٰ سے مراد قیامت کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام و ملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

www.ilmkidunya.com

شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہوگی،اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا،اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔

سوال14: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حوضِ کوثر کی کیا صفات بیان فرمائی ہیں؟

جواب:

حوضِ کوثر کی صفات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔" (مسند احمد:8843)

سوال15: میزان کے متعلق ارشادِ ربانی کیا ہے؟

جواب:

میزان کے متعلق ارشادِ ربانی

سورۃ الانبیاء میں میزان کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔" (سورۃ الانبیاء:47)

سوال16: جنت کے متعلق حدیثِ قدسی بتائیں۔

جواب:

حدیثِ قدسی

یہ جنت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنت کی خوب صورتی کے بارے حدیث قدسی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔" (صحیح بخاری:3244)

سوال17: جہنم کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

جہنم

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھور دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:6548)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:**

(A) عالمِ برزخ (B) عالم ارواح (C) حشر (D) نشر

2۔ **عقیدہ توحید ورسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:**

(A) فرشتوں پر ایمان (B) آخرت پر ایمان (C) تقدیر پر ایمان (D) آسمانی کتابوں پر ایمان

3۔ **نشر کا معنی ہے:**

(A) موت کے بعد زندہ کرنا (B) حساب لینا (C) شفاعت کرنا (D) روح قبض کرنا

4۔ **حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:**

(A) منھ کے بل (B) قدموں کے بل (C) گھٹنوں کے بل (D) ہاتھوں کے بل

5۔ **جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قبر مبارک سے تشریف لائیں گے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف ہوں گے:**

(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.ilmkidunya.com

(C) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں کہا گیا ہے:

(A) مومنین اور پرہیزگار　(B) سمجھ دار　(C) عقل مند　(D) پڑھے لکھے

7۔ قرآن مجید کا کتنا حصہ آخرت پر مشتمل ہے:

(A) ایک تہائی　(B) دو تہائی　(C) تین تہائی　(D) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز ہے:

(A) حشر　(B) نشر　(C) برزخ　(D) ممات

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے:

(A) زندگی　(B) قبر　(C) موت　(D) حشر

10۔ حساب کے میدان اور پھر دوزخ کی طرف لے جانا ہے:

(A) نشر　(B) برزخ　(C) حشر　(D) خبر

11۔ سب سے پہلے اپنی قبر سے باہر تشریف لائیں گے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت آدم علیہ السلام

(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

12۔ جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ کے بائیں طرف کون ہوگا؟

(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13۔ کن قبرستانوں کے مسلمان سب سے پہلے حشر میں جمع کیے جائیں گے؟

(A) شام کے　(B) فلسطین کے　(C) مکہ ومدینہ کے　(D) عراق کے

14۔ حشر کے میدان میں سب سے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوں گے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت آدم علیہ السلام

(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

15۔ شفاعت کے معنی ہیں:

(A) سفارش　(B) لالچ　(C) رشوت　(D) اجازت

16۔ شفاعت کی قسمیں ہیں:

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

17۔ شفاعت کبریٰ کا فائدہ ہوگا:

(A) مسلمانوں کو　(B) یہودیوں کو　(C) انسانیت کو　(D) عیسائیوں کو

18۔ شفاعت کبریٰ ہی کو کہتے ہیں:

(A) حشر نشر　(B) مقام محمود　(C) برزخ　(D) میزان

19۔ مقام محمود کس نبی کی خصوصیت ہے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت آدم علیہ السلام

(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

www.ilmkidunya.com

20۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا اذن عطا فرمائے گا:
(A) شفاعت کا (B) جنت کا (C) دوزخ کا (D) اعراف کا

21۔ جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا:
(A) فردوس (B) کوثر (C) طہور (D) ریان

22۔ قیامت کے دن جو حوضِ کوثر سے پانی پی لیں گے وہ ہوں گے:
(A) جنتی (B) بے گناہ (C) خوش بخت (D) مومن

23۔ حوضِ کوثر کے کنارے ہیں:
(A) سونے کے (B) چاندی کے (C) ہیروں کے (D) موتیوں کے

24۔ حوضِ کوثر موتیوں اور ________ کی نالیوں میں بہتی ہے۔
(A) سونے (B) چاندی (C) ہیروں (D) یاقوت

25۔ حوضِ کوثر کا پانی ________ سے زیادہ میٹھا ہے۔
(A) شہد (B) آم (C) انگور (D) چینی

26۔ حوضِ کوثر کا پانی ________ سے زیادہ سفید ہے۔
(A) دہی (B) لسی (C) دودھ (D) چینی

27۔ حوضِ کوثر کی خوشبو ________ سے زیادہ مہک والی ہے۔
(A) کستوری (B) آم (C) انگور (D) چینی

28۔ میزان کہتے ہیں:
(A) ترازو کو (B) عدل کو (C) مساوات کو (D) بے گناہ کو

29۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا میزان میں سب سے بھاری چیز ہے:
(A) سخاوت (B) اچھے اخلاق (C) عبادات (D) مدد

30۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شان ہے:
(A) شانِ رحیمی (B) شانِ قہار وجبار (C) شانِ قدوس (D) شانِ غفور

31۔ جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا:
(A) حوضِ کوثر (B) جنت (C) جہنم (D) اعراف

32۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے:
(A) حوضِ کوثر (B) جنت (C) جہنم (D) اعراف

33۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانہ ہوگا:
(A) حوضِ کوثر (B) جنت (C) جہنم (D) اعراف

34۔ قیامت والے دن مجرموں کو جکڑا جائے گا:
(A) زنجیروں میں (B) رسیوں میں (C) آگ میں (D) تنور میں

35۔ قیامت والے دن جہنمیوں کو پینے کے لیے دیا جائے گا:
(A) پانی (B) پیپ (C) شہد (D) زہر

36۔ قیامت والے دن جہنمیوں کو کھانے کے لیے دیا جائے گا:
(A) تھور (B) پیپ (C) شہد (D) زہر

37۔ دوزخیوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا:
(A) ان کے ساتھیوں کو (B) ان کے معبودوں کو (C) موت کو (D) عذاب کو

www.ilmkidunya.com

38۔ دوزخ میں دوزخی خواہش کریں گے:

(A) زندگی کی (B) کھانے کی (C) موت کی (D) آرام کی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19
A	B	A	A	A	A	B	C	B	C	D	B	C	D	A	A	C	B	D
20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38
A	B	C	A	D	A	C	A	A	B	A	B	B	C	A	B	A	C	C

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(A) عالم برزخ (B) عالم ارواح (C) حشر (D) نشر

2۔ عقیدہ توحید ورسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(A) فرشتوں پر ایمان (B) آخرت پر ایمان (C) تقدیر پر ایمان (D) آسمانی کتابوں پر ایمان

3۔ نشر کا معنی ہے:

(A) موت کے بعد زندہ کرنا (B) حساب لینا (C) شفاعت کرنا (D) روح قبض کرنا

4۔ حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(A) منھ کے بل (B) قدموں کے بل (C) گھٹنوں کے بل (D) ہاتھوں کے بل

5۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف ہوں گے:

(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴾مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

5	4	3	2	1
B	C	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب:

مقامِ محمود

شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: شفاعتِ کبریٰ اور شفاعتِ صغریٰ۔ پہلی شفاعتِ کبریٰ ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اس شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی:3148)

2۔ حوض کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب:

حوضِ کوثر

"کوثر" جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد:8843)

3۔ جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

جواب: **جنت کی نعمتوں کے بارے آیت**

جنت بے انتہا خوبصورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔ (سورۃ حم السجدۃ:31)

4۔ **میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟**

جواب: **میزان**

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے، وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء:47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اچھے اخلاق سے زیادہ میزان میں کوئی چیز نہیں۔" (سنن ابی داؤد:4799)

5۔ **عقیدہ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔**

جواب: **عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا**

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا درج ذیل ہیں:

- ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں۔
- زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں۔
- گناہوں سے بچیں۔
- حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں۔
- دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

(v) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **عقیدہ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: **طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت، جنت اور جہنم کا ذکر ہو۔**

جواب: **عقیدہ آخرت اور جنت اور دوزخ پر آیات کی فہرست**

درج ذیل آیات میں آخرت، جنت اور جہنم کا تذکرہ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم:27)

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المومنون:100)

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔ (سورۃ حم السجدۃ:31)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ۝

ترجمہ: بے شک نیکوکار جنت میں ہوں گے۔ (سورۃ المطففین:22)

www.ilmkidunya.com

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ○

ترجمہ: اور گناہگار دوزخ میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار:14)

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی فہرست تیار کروائیں۔

جواب: **جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال**

جنت میں لے جانے والے اعمال درج ذیل ہیں:

- اطاعت اور خدمتِ والدین
- سچائی
- صلہ رحمی
- عدل و احسان
- صبر و شکر
- لا اِلٰہ الا اللہ کا ذکر کرنا
- صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی
- رزقِ حلال
- ایفائے عہد
- عفو و درگزر
- قرضِ حسنہ
- سخاوت و ایثار اور دیانت داری
- دوسروں کی مدد کرنا

دوزخ میں لے جانے والے اعمال درج ذیل ہیں:

- جھوٹ بولنا
- قتل کرنا
- شرک کرنا
- انبیاء کی بے ادبی
- والدین کی نافرمانی
- رشوت لینا
- تکبّر
- غیبت و اتہام
- دوسروں کے لیے حقیر و نفرت رکھنا
- حسد
- ناپ تول میں کمی
- فحاشی اور بے حیائی
- جوا اور شراب نوشی
- ریاکاری
- حق تلفی یا کسی کا استحصال کرنا

یہ سب برے اعمال ہیں جو دوزخ کی طرف لے جانے والے ہیں۔

سوال2: عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات کے متعلق ایک مذاکرہ منعقد کریں۔

جواب: **عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات**

www.ilmkidunya.com

عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات کے متعلق اساتذہ کرام کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

یہ سوال نامہ کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ		کل نمبر:25

سوال1: **ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

(i) **مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:**

(A) عالم برزَخ　(B) عالم ارواح　(C) حشر　(D) نشر

(ii) **عقیدہ توحید ورسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:**

(A) فرشتوں پر ایمان　(B) آخرت پر ایمان　(C) تقدیر پر ایمان　(D) آسمانی کتابوں پر ایمان

(iii) **نشر کا معنی ہے:**

(A) موت کے بعد زندہ کرنا　(B) حساب لینا　(C) شفاعت کرنا　(D) روح قبض کرنا

(iv) **حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:**

(A) منھ کے بل　(B) قدموں کے بل　(C) گھٹنوں کے بل　(D) ہاتھوں کے بل

(v) **قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا اذن عطا فرمائے گا:**

(A) شفاعت کا　(B) جنت کا　(C) دوزخ کا　(D) اعراف کا

(vi) **جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا:**

(A) فردوس　(B) کوثر　(C) طہور　(D) ریان

(vii) **قیامت کے دن جو حوضِ کوثر سے پانی پی لیں گے وہ ہوں گے:**

(A) جنتی　(B) بے گناہ　(C) خوش بخت　(D) مومن

(viii) **حوضِ کوثر کے کنارے ہیں:**

(A) سونے کے　(B) چاندی کے　(C) ہیروں کے　(D) موتیوں کے

سوال2: **درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

(ii) حوض کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

(iii) میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

(iv) عقیدہ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔

(v) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منکرین آخرت کے شبہات کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

(vi) عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

سوال3: **درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

عقیدہ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

(ب) عبادات
(1) زکوٰۃ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: زکوٰۃ و عشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **زکوٰۃ و عشر**

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے لیے شرط:

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

زکوٰۃ کا نصاب:

زکوٰۃ کا نصاب درج ذیل ہے:

سونا: ساڑھے سات تولہ (جس پر اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے)

چاندی: ساڑھے باون تولہ (جس پر اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے)

اونٹ: پانچ اونٹ (ایک بکری کا بچہ)

گائے: تیس گائے (ایک بکری)

بھینسیں: تیس بھینسیں (ایک بکری)

بکریاں: چالیس بکریاں (ایک بکری)

جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔

زکوٰۃ کی اہمیت از روئے قرآن:

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ النّور: 56)

زکوٰۃ کی اہمیت از روئے حدیث:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔" (صحیح بخاری: 8)

www.ilmkidunya.com

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔" (سنن ابنِ ماجہ:4019)

زکوٰۃ کی اہمیت خلفائے راشدین کے دور میں:

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے عہدِ حکومت میں دیگر احکامِ اسلامی کے ساتھ نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ادا کیا کرتے تھے تو اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔ (صحیح بخاری:1400)

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت:

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ اگر ہم نظامِ زکوٰۃ کو مؤثر بنائیں تو فلاحی معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کے معاشی فوائد:

زکوٰۃ کے معاشی فوائد درج ذیل ہیں:

- زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔
- جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔
- گداگری رک جاتی ہے۔
- دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔
- زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

عشر:

عُشر کا لغوی معنیٰ "دسواں حصہ" ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (سورۃ الانعام:141)

عشر کا نصاب:

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

عشر کی اہمیت:

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عُشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال کا گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

حاصلِ کلام:

پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظامِ زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب: **زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم**

زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 2: نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔

جواب: **زکوٰۃ کی شرح**

اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

سوال 3: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **حضرت ابو بکر کے نزدیک زکوٰۃ کی اہمیت**

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے رسی کا ایک ٹکڑا بھی روکا جسے وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے لڑوں گا۔ (صحیح بخاری: 1400)

سوال 4: زمینی پیداوار پر عشر کی شرح کیا ہے؟

جواب: **عشر کی شرح**

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

سوال 5: زکوٰۃ اور عشر میں فرق لکھیں۔

جواب: **زکوٰۃ اور عشر میں فرق**

زکوٰۃ:

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

عشر:

عُشر کا لغوی معنیٰ "دسواں حصہ" ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

سوال 6: زکوٰۃ کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: **زکوٰۃ کے لیے شرط**

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریاتِ زندگی مثلاً گھر کا سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

سوال 7: جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب بتائیں۔

جواب: **جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب**

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

سوال 8: سونے اور چاندی کا کیا نصاب ہے؟

جواب: **سونے اور چاندی کا نصاب**

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

سوال 9: زکوٰۃ کی فرضیت بتائیں۔

جواب: **زکوٰۃ کی فرضیت**

www.ilmkidunya.com

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور:56)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: **<u>زکوٰۃ کی اہمیت از روئے حدیث</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری:8)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔" (سنن ابنِ ماجہ:4019)

سوال11: عشر کی فرضیت کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **<u>عشر کی فرضیت</u>**

عُشر کا لغوی معنیٰ "دسواں حصہ" ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد، باری تعالیٰ ہے:

وَ اٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (سورۃ الانعام:141)

سوال12: زکوٰۃ ادا کرنے کے معاشرتی فوائد بتائیں۔

جواب: **<u>معاشرتی فوائد</u>**

زکوٰۃ ادا کرنے کے درج ذیل معاشرتی فوائد ہیں:

- زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔
- جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔
- گداگری رک جاتی ہے۔
- دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:**
(A) اختیاری نیکی کی　(B) نفلی صدقہ کی　(C) خیرات کی　(D) فرض کی

2۔ **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟**
(A) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں　(B) فضول خرچی کرنے والوں
(C) سخاوت نہ کرنے والوں　(D) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں

3۔ **حدیثِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:**
(A) زکوٰۃ نہ دینے سے　(B) صلہ رحمی نہ کرنے سے　(C) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے　(D) علم حاصل نہ کرنے سے

4۔ **زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:**
(A) عشر　(B) صدقہ　(C) فدیہ　(D) ٹیکس

www.ilmkidunya.com

5۔ زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے کا تمہ ہو جاتا ہے:
(A) تجارت کا　(B) محنت کا　(C) گداگری کا　(D) ملازمت کا

6۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:
(A) پاک ہونا　(B) بڑھنا　(C) جلانا　(D) پھلنا پھولنا

7۔ زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لیے لازم ہے کہ
(A) عاقل　(B) بالغ　(C) مسلمان　(D) یہ تینوں

8۔ چاندی کا نصاب ہے:
(A) باون تولہ　(B) ساڑھے باون تولہ　(C) پچاس تولہ　(D) چالیس تولہ

9۔ سونے کا نصاب ہے:
(A) ساڑھے سات تولہ　(B) ساڑھے باون تولہ　(C) پچاس تولہ　(D) چالیس تولہ

10۔ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ہے:
(A) 5٪　(B) 10٪　(C) 2.5٪　(D) 40٪

11۔ زکوٰۃ کی حیثیت ہے:
(A) نفلی صدقہ　(B) فرض　(C) واجب　(D) مستحب

12۔ زکوٰۃ فرض ہوئی:
(A) 3ہجری　(B) 4ہجری　(C) 5ہجری　(D) 2ہجری

13۔ پچھلی تمام امتوں پر فرض تھا:
(A) نماز　(B) روزے　(C) حج　(D) زکوٰۃ

14۔ اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر رکھی گئی؟
(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

15۔ عشر کا لغوی معنی ہے:
(A) پانچواں حصہ　(B) دسواں حصہ　(C) بیسواں حصہ　(D) چالیسواں حصہ

16۔ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر ہے:
(A) 5٪　(B) 10٪　(C) 20٪　(D) 40٪

17۔ جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر عشر ہے:
(A) 5٪　(B) 10٪　(C) 20٪　(D) 40٪

18۔ اگر سال میں دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو عشر ہوگا:
(A) ایک دفعہ　(B) دو دفعہ　(C) تین دفعہ　(D) چار دفعہ

19۔ زکوٰۃ حق ہے:
(A) مال کا　(B) زمینی پیداوار کا　(C) غریبوں کا　(D) امیروں کا

20۔ عشر حق ہے:
(A) مال کا　(B) زمینی پیداوار کا　(C) غریبوں کا　(D) امیروں کا

21۔ کس وجہ سے دولت گردش میں رہتی ہے اور دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے؟
(A) صدقات سے　(B) عشر سے　(C) زکوٰۃ سے　(D) ایمانداری سے

22۔ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے کونسا نظام مؤثر بنانا ضروری ہے:
(A) نظام عدل　(B) نظام جمہور　(C) نظام زکوٰۃ　(D) نظام طبقات

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	A	B	A	A	C	A	A	A	D
22	**21**	**20**	**19**	**18**	**17**	**16**	**15**	**14**	**13**	**12**
C	C	B	A	B	A	B	B	D	D	D

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:

(A) اختیاری نیکی کی　(B) نفلی صدقہ کی　(C) خیرات کی　(D) فرض کی

2۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟

(A) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں　(B) فضول خرچی کرنے والوں

(C) سخاوت نہ کرنے والوں　(D) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں

3۔ حدیثِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:

(A) زکوٰۃ نہ دینے سے　(B) صلہ رحمی نہ کرنے سے

(C) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے　(D) علم حاصل نہ کرنے سے

4۔ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:

(A) عشر　(B) صدقہ　(C) فدیہ　(D) ٹیکس

5۔ زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے کاتمہ ہو جاتا ہے:

(A) تجارت کا　(B) محنت کا　(C) گداگری کا　(D) ملازمت کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	A	A	A	D

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب:

زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم

زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

2۔ نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔

جواب:

زکوٰۃ کی شرح

اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

3۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حضرت ابو بکر کے نزدیک زکوٰۃ کی اہمیت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری:1400)

4۔ زمینی پیداوار پر عشر کی شرح کیا ہے؟

جواب:

عشر کی شرح

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

5۔ زکوٰۃ اور عشر میں فرق لکھیں۔

جواب:

زکوٰۃ اور عشر میں فرق

زکوٰۃ:

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

عشر:

عُشر کا لغوی معنٰی "دسواں حصہ" ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ زکوٰۃ وعشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

سوال 1: طلبہ چند آیات قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں زکوٰۃ کا ذکر ہو۔

جواب:

آیات کی فہرست

قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں زکوٰۃ کا ذکر ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النّور:56)

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

"اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔" (مریم:۵۵)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اہل ایمان سے زکوٰۃ لینے کا حکم فرمایا اور اُن کے نفوس کی طہارت اور پاکیزگی کو اس کا مقصد قرار دیا۔ قرآن میں ارشاد ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

"(اے نبی ان (مؤمنین) کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیں اور اس کے ذریعے انہیں پاک صاف کریں اور ان کا تزکیہ نفس کریں" (التوبۃ:۱۰۳)

مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

"وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں یہی سچے مومن ہیں۔" (الانفال:۳،۴)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ

"اور (کامیاب مومن تو وہ ہیں) جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں" (المومنون:۴)

www.ilmkidunya.com

اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ ملک کے اندر نماز اور زکوٰۃ کے نظام کو قائم کرے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ

"وہ لوگ (مومنین) اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں" (الحج:۴۱)

زکوٰۃ کی ادائیگی بہت فضیلت والا کام ہے اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی کہ موت آنے سے قبل اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تا کہ قیامت کے روز اچھا بدلہ پاؤ:

وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

"اور اُس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے" (المنافقون:۱۰)

زکوٰۃ فرائض اسلام میں سے وہ اہم فریضہ ہے جس کے ادانہ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے سخت گرفت فرمائی ہے اور انہیں عبرت ناک انجام کی وعید سنائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ○ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ○

"جولوگ سوناچاندی سینت سینت کر (جمع کرکے) رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے۔اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے چہرے،ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کرکے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبۃ:۳۴۔۳۵)

سوال2: **کمرہ جماعت میں اسلامی نظامِ معیشت اور اس کے مصالح نیز غیر اسلامی نظام معیشت اور اس کے مفاسد کے بارے میں مذاکرہ کریں۔**

جواب: اساتذہ کرام اسلامی نظامِ معیشت اور اس کی مصالح نیز غیر اسلامی نظام معیشت اور اس کے مفاسد کے بارے میں کمرہ جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سرگرمی برائے اساتذہ کرام:

سوال1: **طلبہ کو مصارف زکوٰۃ سے آگاہ کروائیں۔**

جواب:

مصارفِ زکوٰۃ

مصارفِ زکو درج ذیل ہیں:

- فقراء
- مساکین
- عاملین
- تالیفِ قلب
- رقاب
- غارمین
- فی سبیل اللہ
- ابنِ سبیل

قرآن اور مصارف زکوٰۃ کی وضاحت:

مصارف زکوٰۃ کل آٹھ ہیں جن کا ذکر درج ذیل آیت مبارکہ میں آیا ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ○

"بے شک صدقات (زکوٰۃ) تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں جو تاوان بھریں اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔" (التوبۃ:۶۰)

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں جن کی وضاحت درج ذیل ہے:

فقراء:

www.ilmkidunya.com

”فقراء“ فقیر کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ مال تو ہوتا ہے مگر اتنا نہیں کہ وہ نصابِ زکوٰۃ کے مالک ہوں۔ شرعاً انہیں فقیر کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے فقیر کا بلاضرورت شرعی سوال کرنا حرام ہے۔

مساکین:

”مساکین“ مسکین کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس ضروریاتِ زندگی کے لیے کچھ بھی نہ ہو مثلاً کھانے کے لیے کھانا اور پہننے کے لیے لباس۔ ایسے لوگوں کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے مسکین کا بلاضرورت سوال کرنا جائز ہے۔

عاملین:

عاملین عامل کی جمع ہے جس کا معنی ہے کام کرنے والے، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ذمے زکوٰۃ کی وصولی کا کام ہوتا ہے یعنی محکمہ زکوٰۃ وعشر کے ملازمین۔ شریعت کے مطابق ان کی تنخواہیں زکوٰۃ کے مال سے ادا کرنا جائز ہے خواہ یہ مالدار ہوں یا فقراء۔

تالیفِ قلب:

تالیف قلب کا مطلب دل جوئی کرنا ہے۔ ابتدائے اسلام میں نو مسلم جو مالی طور پر کمزور ہوتے ان کی دلجمعی، ایمان کی مضبوطی اور مالی استحکام کے لیے ان کو زکوٰۃ دی جاتی تھی۔ یاد رہے اب نو مسلم کی مالی مدد بطور زکوٰۃ نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ حکم اجماعاً منسوخ ہو چکا ہے۔

رقاب:

رقاب رقبۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گردنیں، اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جن کی گردنیں غلامی یا قید کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہوں۔ انہیں غلامی یا قید سے آزاد کرانے کے لیے زکوٰۃ میں سے پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جان آزاد کر اور گردن چھڑا“

الغارمین:

غارمین کا معنی ہے مقروض اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی وجہ سے مقروض ہو گئے مگر اب قرض ادا کرنے کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں لہٰذا زکوٰۃ سے ایسے لوگوں کا قرض ادا کیا جاسکتا ہے۔

فی سبیل اللہ:

فی سبیل اللہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس سے مراد ہے نیک کاموں پر خرچ کرنا مثلاً مجاہدین کو اخراجات ادا کرنا، غریب طالب علم کو دینا، یاد رہے زکوٰۃ کی ادائیگی میں زکوٰۃ کے مال کا مالک بنا دینا شرط ہے کیونکہ ڈائریکٹ کسی نیک کام میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔

ابن السبیل:

ابن السبیل کا معنی ہے مسافر اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سفر کے دوران محتاج ہو جائے تو زکوٰۃ کے مال سے اس کو اخراجات کے لیے رقم دینا جائز ہے۔

فضل صدقہ:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

افضل صدقہ وہ ہے جس کو دینے کے بعد غنا قائم رہے اور دینا اپنے عیال سے شروع کر　　　(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ صدقات و خیرات اعتدال سے کرنا چاہیے یہ نہیں کہ سب کچھ دے کر خود دامن پھیلاتے پھریں اسی طرح اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

دہری خیرات:

حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”مسکین کو خیرات دینا ایک خیرات ہے اور رشتہ دار کو دینا دہری خیرات ہے ایک تو خیرات دوسری کنبہ پروری“　(جامع ترمذی، سنن نسائی)

رشتہ داروں کو ترجیح:

شریعت میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ صدقات اور زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں انہیں تلاش کرکے زکوٰۃ وصدقات دیے جائیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال2: زکوٰۃ وعشر کے جدید مسائل کا مذاکرہ، اور نصابِ زکوٰۃ کی مختلف مدّات کا جامع چارٹ بنوا کر جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب۔ **زکوٰۃ وعشر اور نصابِ زکوٰۃ**

"زکوٰۃ کے لغوی معانی نشوونما اور اضافے کے ہیں۔ اس کو زکوٰۃ اس لیے کہا ہے کیونکہ یہ دنیا میں باقی رہ جانے والے مال میں اضافے اور آخرت میں ثواب کے اضافے کا سبب ہے اور اسی طرح ایک قول یہ ہے کہ یہ پاکی سے عبارت ہے کیونکہ یہ اپنے ادا کرنے والے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے"۔

شرعی اصطلاح میں:

"زکوٰۃ (شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں) جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو ضرورت مند ہو یا مصارفِ زکوٰۃ میں شامل ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط:

"زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے شرط ہے: عقل، بلوغ، اسلام، حریت، پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور حوائجِ اصلیہ سے فارغ ہو (مزید یہ کہ وہ مال) بڑھنے والا ہو اگرچہ تقدیراً ہی کیوں نہ ہو"۔

اس سے واضح ہوا کہ ادائیگی زکوٰۃ سے پہلے درج ذیل امور پائے جائیں:

زکوٰۃ ادا کرنے والا عاقل، بالغ، مسلمان ہو اور آزاد ہو یعنی غلام نہ ہو۔

نصاب کی مقدار (مال) کا مالک ہو۔

مال پر سال کا پورا گزر جانا یعنی جس تاریخ کو مالک صاحبِ نصاب بنا ہو اگلے سال کی اس تاریخ کو اس کی صاحبِ نصاب کی حیثیت باقی ہو چاہے درمیان سال اس میں کمی کیوں نہ واقع ہوگئی ہو۔

یہ مال قرض سے فارغ ہو یعنی اگر مقروض ہے تو قرض ادا کرنے کے بعد باقی مالیت بقدر نصاب یا زائد ہو تو زکوٰۃ فرض ہے۔

حاجت اصلیہ یعنی رہائشی مکان، سواری، استعمال کی اشیاء (برتن، کپڑے، اوزار اور علماء کرام کی کتب مطالعہ) وغیرہ سے فارغ ہو۔

مال کا نامی ہونا یعنی مال کا حقیقتاً یا حکماً مقدار اور مالیت میں بڑھنے والا ہونا یعنی مالک چاہے تو اپنے مال میں اضافہ کر سکے۔

نصاب کی وضاحت:

بنیادی طور پر تین قسم کی مال پہ زکوٰۃ ہے:

ثمن یعنی سونا، چاندی

مال تجارت

سائمہ جانور (سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے اکثر حصہ میں چر کر گزر کرتا ہو)

سب کی مختصر وضاحت کچھ یوں ہے:

چاندی کا نصاب 52.5 تولہ ہے۔

سونے کا نصاب 7.5 تولہ ہے۔

نیز مال تجارت چاہے کچھ بھی ہو، اس کا نصاب یہ ہے کہ اس کی قیمت 52.5 تولہ چاندی کے برابر ہو جائے۔

جہاں تک جانوروں کے نصاب کا تعلق ہے تو اونٹ کا نصاب 5 (یعنی 5 سے 9 اونٹ پہ 1 سالہ بکری یا بکرا فرض)۔

گائے اور بھینس کا نصاب 30 (30 سے 39 گائے بھینسوں پہ 1 سالہ بچھڑی یا بچھڑا)

بکری کا نصاب 40 (یعنی 40 سے 119 بکریوں تک 1 سالہ بکری یا بکرا فرض ہے)۔

درختوں کی زکوٰۃ:

بدائع الصنائع، فتاویٰ ہندیہ، فتاویٰ عالمگیری میں درختوں کی زکوٰۃ کے بارے میں مذکورہ احکامات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"زمین کی اس پیداوار میں عشر واجب ہوتا ہے جس کو آمدنی اور پیداوار سے نفع کی غرض سے کاشت کیا جائے۔ لہٰذا زرعی زمین میں خود رو درخت جو بغیر قصد کے حاصل ہوئے ہیں ان میں عشر لازم نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر ان درختوں کو فروخت کیا جائے اور ان سے حاصل شدہ آمدن دیگر قابلِ زکوٰۃ مال کے ساتھ مل کر زکوٰۃ کے نصاب کے مقدار کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ کی شرائط کے مطابق سال پورا ہونے پر اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ اگر کسی علاقے میں خود رو درختوں یا خود کاشت کردہ درختوں کی آبیاری اور نگہداشت اسی مقصد سے ہوتی ہو کہ ان کو کاٹ کر فروخت کیا جائے اور ان سے کمائی مقصود ہو تو ایسی صورت میں ان سب درختوں میں بھی عشر واجب ہوگا۔ نیز مملوکہ زمین سے حاصل شدہ شہد میں بھی عشر لازم ہے"۔

زکوٰۃ کی فرضیت واہمیت:

www.ilmkidunya.com

زکوٰۃ 2ھ میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں کم و بیش 32 مقامات پہ صراحتاً نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ اختصار کی خاطر یہاں صرف ایک مقام کو زیبِ قرطاس کی سعی سعید کرتے ہیں جس میں اللہ پاک نے اپنی بندگی اور اپنے محبوب کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم ارشاد فرمایا:

"وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ"

"اور نماز برپار کھو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو"۔

ادائیگی زکوٰۃ پچھلی امتوں پہ بھی فرض تھی جیسا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی ماں کی گود میں ارشاد فرمایا:

"وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا"

"اور اللہ عزوجل نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں"۔

اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل روایات مبارکہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے:

سیدی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے زکوٰۃ کو اسلام کا ایک ستون قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج (عمر میں ایک بار) کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے، میں اُس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان"۔

اللہ پاک نے اپنے مقبول بندوں کی یہ شان بیان فرمائی ہے کہ اگر ان کو زمین پہ اقتدار ملے تو جن کاموں کی طرف وہ توجہ دیں گے ان میں سے ایک زکوٰۃ و عشر کی وصولی بھی ہوگی۔ جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

"اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ"

"وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں"۔

اسی لیے آقا کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور خلفائے راشدین (رضی اللہ عنھم) نے اپنے ادوار مبارکہ میں دیگر احکام اسلام کے ساتھ زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپؓ نے ان سے جہاد فرمایا جیسا کہ بخاری شریف میں یوں رقم ہے کہ:

"حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کا وصال مبارک ہو گیا اور حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خلافت پہ جلوہ افروز ہوئے اور عرب میں سے جس نے کفر کرنا تھا اس نے کفر کیا (یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر بیٹھے) تو حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ لوگوں سے کس طرح قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ کہیں "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ"۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا، اس نے مجھ سے اپنے مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا سوائے اس کے جو اس پر اسلام کا حق ہو اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پہ ہے"۔ (یعنی حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا مؤقف تھا کہ یہ لوگ تو "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ" کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا؟) (یہ سن کر) حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں ان

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

لوگوں سے ضرور قتال کروں گا، جو نماز اور زکوۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے مجھے (واجب الاداء) ایک بکری کے بچے کو بھی دینے سے انکار کیا جس کو وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے تھے تو میں ان سے اس کے نہ دینے کی وجہ سے جنگ کروں گا۔ حضرت سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ وہی چیز تھی جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سینہ (مبارک) کو کھول دیا ہے۔ پس میں نے بھی پہچان لیا کہ یہی حق ہے"۔

ترکِ فریضہ زکوۃ پہ وعید:

"اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ"

"وہ جو زکوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں"۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"زکوۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے"۔

سورہ التوبہ میں حکم باری تعالیٰ ہے:

"وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّۃَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَ جُنُوْبُھُمْ وَ ظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ"

"اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خبر سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا"۔

امام طبرانیؒ، حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

"ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے پس جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی"

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جب لوگ زکوۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ پاک آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے اور اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا"۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ سیدی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا"۔

عشر کی تعریف وتوضیح:

عُشر کا لغوی مطلب ہے دسواں حصہ۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوۃ ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

"وَ اٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ"

"اور اس (فصل) کی کٹائی کے دن اس کا حق دو"۔

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ (فصلوں کی کٹائی کا حق) فرض کیا گیا ہے جو عشر یا نصف عشر کی صورت میں ہوتا ہے"۔

امام بخاریؒ نے روایت کیا کہ آقا کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمایا:

"فِیمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُیُونُ أَوْ کَانَ عَثَرِیًّا العُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ العُشْرِ"

"جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو یا دریائی پانی سے سیراب ہو، اس پر عشر 1/10 ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی سے اونٹوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے، اس پر نصف عشر 1/20 ہے"۔

عشر کا وجوب:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

www.ilmkidunya.com

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ.

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو اور اس (پیداوار) میں سے (بھی) جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 267)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَآتُوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

ترجمہ: اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو اور اللہ کی مقرر کردہ (حد سے آگے) نہ بڑھو اس لیے کہ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الانعام، آیت نمبر 141)

فائدہ:

مذکورہ بالا مکمل آیت کریمہ میں فصل، باغات اور پھلوں کے جس حق کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد عشر ہے۔

دسویں اور بیسویں حصے کی تقسیم:

عشر کی ادائیگی میں پیداوار کے دسویں اور بیسویں حصہ کی تقسیم کا مدار پانی پر ہے، جس کی تفصیل حدیث پاک میں اس طرح سے ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو کھیتی بارش کے پانی یا قدرتی چشمے کے پانی سے سیر اب ہو یا خود بخود سیر اب ہو (مثلاً نہر وغیرہ کے کنارے پر واقع ہو جس کی وجہ سے پانی دینے میں محنت نہ کرنی پڑتی ہو اور نہ ہی پانی کا خرچ ادا کیا جاتا ہو (تو اس میں سے عشر) دسواں حصہ (لیا جائے، اور جس کھیتی میں کنویں) ٹیوب ویل، رہٹ، یا وہ نہری پانی جس کا آبیانہ ادا کیا جائے (سے پانی لیا جائے تو اس میں سے نصف عشر) بیسواں حصہ (لیا جائے۔

(صحیح بخاری، باب العشر فیما یسقی من ماء السماء، حدیث نمبر 1483)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَمَا سُقِيَ بَعْلاً الْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ.

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یمن کی طرف عامل بنا کر بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں بحیثیت عامل اس پیداوار سے جو آسمان) کے پانی یعنی بارش (سے سیر اب ہوئی اور جو زمین نہر کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے سیر اب ہوئی) یعنی اسے خود سے پانی دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی (تو اس میں دسواں حصہ بطور عشر کے حاصل کروں اور جو زمین) کنووں کے (ڈولوں سے سیر اب ہو اس میں بطور عشر بیسواں حصہ وصول کروں۔ (سنن ابن ماجہ باب صدقۃ الزروع والثمار، حدیث نمبر 1818)

وجوب عشر کی شرائط:

پہلی شرط:

مسلمان ہونا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عشر اہل ایمان کے لیے مقرر کردہ ایک عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں۔

دوسری شرط:

زمین کا عشری ہونا۔ خراجی زمین پر عشر نہیں۔ خراجی زمین اسے کہتے ہیں کہ جس کو مسلمانوں نے صلح کے ذریعہ حاصل کیا ہو، ایسی صورت میں زمین کی شرائط اس معاہدے کے مطابق ہوتی ہیں جن پر صلح کی گئی ہے، اگر صلح نامے میں یہ شرط موجود ہے کہ یہ لوگ اپنے مذہب پر رہیں گے اور ان کی زمینیں بدستور ان کی ملکیت میں ہی رہیں گی تو ایسی زمینوں کو خراجی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مسلمانوں نے کسی علاقہ کو جنگ کے ذریعے فتح کیا اس کے بعد مسلمانوں کے امیر نے اس علاقہ کی زمینوں کو مجاہدین اسلام میں تقسیم نہیں کیا بلکہ اپنے صوابدیدی اختیار کے مطابق ان زمینوں کو سابقہ مالکوں کی ملکیت میں بدستور قائم رکھا تو ایسی زمین کو بھی خراجی کہا جاتا ہے۔

تیسری شرط:

زمین سے پیداوار کا ہونا۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے پیداوار نہیں ہوئی، مثلاً مالک نے کوتاہی برتی، یا اس نے کھیت کی خبر گیری نہیں کی، یا کسی آفت کے سبب فصل اُگی ہی نہیں تو ہر صورت میں عشر ساقط ہو جائے گا۔ ادا نہیں کیا جائے گا۔

www.ilmkidunya.com

چوتھی شرط:

پیداوار ایسی چیز ہو جس کے اگانے کا رواج ہو، اور لوگوں کی عادت یہ ہو کہ وہ اسے کاشت کر کے اس سے نفع بھی اٹھاتے ہوں۔ لہذا وہ گھاس جو خود بخود اگ آئے یا بے کار قسم کے خود رو درخت اگر کسی زمین میں پیدا ہو جائیں تو ان میں عشر نہ ہوگا۔ اگر زمین میں بانس یا گھاس وغیرہ آمدن کی غرض سے لگایا گیا ہو تو اس میں عشر ہوگا، اگر خود بخود کوئی درخت اگ آئے تو اس میں عشر نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کے ہر حکم پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمارے اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) **زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:**

(A) عشر (B) صدقہ (C) فدیہ (D) ٹیکس

(ii) **زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے کاتمہ ہو جاتا ہے:**

(A) تجارت کا (B) محنت کا (C) گداگری کا (D) ملازمت کا

(iii) **زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:**

(A) پاک ہونا (B) بڑھنا (C) جلانا (D) پھلنا پھولنا

(iv) **زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لیے لازم ہے کہ:**

(A) عاقل (B) بالغ (C) مسلمان (D) یہ تینوں

(v) **چاندی کا نصاب ہے:**

(A) باون تولہ (B) ساڑھے باون تولہ (C) پچاس تولہ (D) چالیس تولہ

(vi) **سونے کا نصاب ہے:**

(A) ساڑھے سات تولہ (B) ساڑھے باون تولہ (C) پچاس تولہ (D) چالیس تولہ

(vii) **سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ہے:**

(A) 5٪ (B) 10٪ (C) 2.5٪ (D) 40٪

(viii) **زکوٰۃ کی حیثیت ہے:**

(A) نفلی صدقہ (B) فرض (C) واجب (D) مستحب

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) زکوٰۃ کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(ii) نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔

(iii) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) زمینی پیداوار پر عشر کی شرح کیا ہے؟

(v) زکوٰۃ اور عشر میں فرق لکھیں۔

(vi) زکوٰۃ کے لیے کیا شرط ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

زکوٰۃ پر جامع نوٹ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

(2) حج اور قربانی

سوال 1: حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

جواب:

حج اور قربانی

حج کی فرضیت:

حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورۃ آلِ عمران:97)

مناسکِ حج:

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔ حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔

(جامع ترمذی:931)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:1773)

اللہ تعالیٰ کے مہمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو اُنھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگ تو اس نے انھیں عطا کیا۔

(سنن ابن ماجہ:2893)

حج کرنے کا مختصر طریقہ:

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو صبح کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔ اور تلبیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

منیٰ کے لیے روانگی:

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے

عرفات کے لیے روانگی:

نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔

مزدلفہ کی روانگی:

غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے، رات مزدلفہ میں گزارے۔ رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

رمی کرنا:

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوالے یا کٹوالے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا۔

طوافِ زیارت:

پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جاکر "طوافِ زیارت" کرلے، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے،

وقوفِ عرفہ:

وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے، وقوفِ مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے۔

مدینہ منورہ روانگی:

اس کے بعد مدینہ منوّرہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

قُربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حُصول کے لیے عیدالاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے جدّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

قربانی نہ کرنے پر وعید:

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابنِ ماجہ:3123)

قربانی کے متعلق احکام:

قربانی کے متعلق درج ذیل احکام ہیں:

- عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔
- اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔
- اگر خود جانور ذبح نہ کرسکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کرسکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قربانی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی:

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس افراد شریک ہوسکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہین، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کرکے قربانی کرسکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ:

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

ملت اسلامیہ کا اتحاد:

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرمِ مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ہو خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجدِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

www.ilmkidunya.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی زیارت کاشرف پاتا ہے اور روضہ رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرتا ہے۔
حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے ان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

مختصر سوالات

سوال1: حج کے کوئی سے تین مناسک تحریر کریں۔

جواب: **حج کے مناسک**

حج کے مناسک درج ذیل ہیں:

- احرام باندھنا
- منیٰ جانا
- وقوفِ عرفات
- مزدلفہ میں قیام
- جمرات کو کنکریاں مارنا
- قربانی کرنا
- حلق کرنا
- طواف کرنا اور سعی کرنا

سوال2: حج وعمرہ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک تحریر کریں۔

جواب: **حج وعمرہ کے بارے میں حدیثِ مبارکہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:
"ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا۔ دونوں عمروں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری:1773)

سوال3: قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: **قربانی نہ کرنے پر وعید**

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

"جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔" (سنن ابن ماجہ:3123)

سوال4: قربانی کے متعلق تین احکام تحریر کریں۔

جواب: **قربانی کے متعلق احکام**

قربانی کے متعلق درج ذیل احکام ہیں:

- عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔
- اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔
- اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

سوال5: حج بیت اللہ کس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: **باہمی اتحاد**

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کو موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال6: حج کی فرضیت کے متعلق بتائیں۔

جواب:

حج کی فرضیت

حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورۃ اٰل عمران: 97)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کے مہمان

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگ تو اس نے انھیں عطا کا۔

(سنن ابن ماجہ: 2893)

سوال8: حج کرنے کا مختصر طریقہ بتائیں۔

جواب:

حج کا کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو صبح کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے۔ نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے۔ رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔ جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوالے یا کٹوالے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا۔ پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر "طوافِ زیارت" کرلے، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے، وقوفِ مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے۔

سوال9: قربانی سے کیا مراد ہے؟

جواب:

قربانی کا مفہوم

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حُصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

سوال10: اجتماعی قربانی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس افراد شریک ہوسکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہین، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کرسکتے ہیں۔

سوال11: قربانی کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب:

قربانی کا فلسفہ

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ عمرہ ادا کرنا ہے:

www.ilmkidunya.com

(A) سنت　(B) واجب　(C) فرض　(D) نفل

2۔ حج کا رکنِ اعظم ہے:

(A) احرام باندھنا　(B) طوافِ زیارت　(C) وقوفِ عرفہ　(D) قربانی کرنا

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عمرے ادا کیے:

(A) دو　(B) چار　(C) چھے　(D) آٹھ

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی:

(A) گائے کی　(B) اونٹ کی　(C) بکروں کی　(D) دنبوں کی

5۔ آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:

(A) فجر کی نماز کے بعد　(B) ظہر کی نماز کے بعد　(C) عصر کی نماز کے بعد　(D) مغرب کی نماز کے بعد

6۔ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے:

(A) حج　(B) جہاد　(C) روزہ　(D) زکوٰۃ

7۔ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے:

(A) زکوٰۃ　(B) حج　(C) جہاد　(D) روزہ

8۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حج کیے:

(A) ایک　(B) دو　(C) تین　(D) چار

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا عمروں کے درمیان ہے:

(A) انتظار　(B) سعی　(C) گناہوں کا کفارہ　(D) قربانی

10۔ حج مبرور کی جزا ہے:

(A) آسانیاں　(B) جنت　(C) کامیابی　(D) عہدہ و مرتبہ

11۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے؟

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

12۔ حاجی عرفات کے لیے روانہ ہوتے ہیں:

(A) آٹھ ذوالحج　(B) نو ذوالحج　(C) دس ذوالحج　(D) گیارہ ذوالحج

13۔ میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوں:

(A) نمازِ ظہر کے بعد　(B) نمازِ عصر کے بعد　(C) غروبِ آفتاب کے بعد　(D) نمازِ فجر کے بعد

14۔ مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی جائے:

(A) منیٰ میں　(B) عرفات میں　(C) مزدلفہ میں　(D) مدینہ میں

15۔ حاجی رمی کے بعد کرتے ہیں:

(A) قربانی　(B) طوافِ زیارہ　(C) سعی　(D) وقوفِ عرفہ

16۔ حاجی احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں:

(A) رمی کر کے　(B) قربانی اور سر کے بال منڈوا کے

www.ilmkidunya.com

(C) وقوفِ عرفہ کے بعد　　(D) مزدلفہ میں قیام کے بعد

17۔ وقوفِ مزدلفہ، حج کی دعا اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی ہے:

(A) نفل　　(B) واجب　　(C) پسندیدہ　　(D) فرض

18۔ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں متواتر نمازیں پڑھیں:

(A) دس　　(B) بیس　　(C) تیس　　(D) چالیس

19۔ قربانی سنت ہے:

(A) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی　　(B) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی　　(D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

20۔ عید کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے:

(A) قربانی　　(B) روزہ　　(C) نماز　　(D) زکوٰۃ

21۔ قربانی کرنا افضل ہے:

(A) اپنے ہاتھ سے　　(B) دوسرے کے ہاتھ سے　　(C) علما کے ہاتھ سے　　(D) کساب سے

22۔ جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ:

(A) ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے　　(B) ہمارے گھر کے قریب نہ آئے

(C) ہمارے دین کے قریب نہ آئے　　(D) ان میں سے کوئی نہیں

23۔ اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟

(A) چار　　(B) پانچ　　(C) چھ　　(D) سات

24۔ اجتماعی قربانی میں ایک اُونٹ میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟

(A) سات　　(B) آٹھ　　(C) نو　　(D) دس

25۔ ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں:

(A) جہاد　　(B) حج و قربانی　　(C) زکوٰۃ　　(D) نماز

26۔ حج کرنے کے لیے حاجی سفر کرتے ہیں:

(A) مکہ کی طرف　　(B) مدینہ کی طرف　　(C) بیت المقدس کی طرف　　(D) شام کی طرف

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	B	C	A	B	A	A	A	B	C	A
26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16	15	14
A	B	D	D	A	A	A	B	D	B	B	A	C

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ عمرہ ادا کرنا ہے:

(A) سنت　(B) واجب　(C) فرض　(D) نفل

2۔ حج کا رکنِ اعظم ہے:

(A) احرام باندھنا　(B) طوافِ زیارت　(C) وقوفِ عرفہ　(D) قربانی کرنا

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عمرے ادا کیے:

(A) دو　(B) چار　(C) چھے　(D) آٹھ

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی:

(A) گائے کی　(B) اونٹ کی　(C) بکروں کی　(D) دنبوں کی

5۔ آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:

(A) فجر کی نماز کے بعد　(B) ظہر کی نماز کے بعد　(C) عصر کی نماز کے بعد　(D) مغرب کی نماز کے بعد

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
A	A	B	C	A

(ii) مختصر جواب دیں۔

1۔ حج کے کوئی سے تین مناسک تحریر کریں۔

جواب: **حج کے مناسک**

حج کے مناسک درج ذیل ہیں:

- احرام باندھنا
- منیٰ جانا
- وقوفِ عرفات
- مزدلفہ میں قیام
- جمرات کو کنکریاں مارنا
- قربانی کرنا
- حلق کرنا
- طواف کرنا اور سعی کرنا

2۔ حج وعمرہ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: **حج وعمرہ کے بارے میں حدیثِ مبارکہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا۔ دونوں عمروں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری: 1773)

3۔ قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: **قربانی نہ کرنے پر وعید**

www.ilmkidunya.com

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ:3123)

4۔ **قربانی کے متعلق تین احکام تحریر کریں۔**

جواب:

قربانی کے متعلق احکام

قربانی کے متعلق درج ذیل احکام ہیں:

- عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔
- اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔
- اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

5۔ **حج بیت اللہ کس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے؟ وضاحت کریں۔**

جواب:

باہمی اتحاد

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کو موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(iv) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

سوال1: طلبہ چند آیات قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں حج اور قربانی کا ذکر ہو۔

جواب:

حج اور قربانی پر آیات کی فہرست

حج اور قربانی کے متعلق قرآن مجید میں درج ذیل آیات ہیں:

وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورۃ آل عمران:97)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: کہہ دو کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ (سورۃ الانعام:162)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے) اور جو کوئی نیک کام کرے تو اللہ قدر شناس اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ:158)

سوال2: کمرا جماعت میں حج اور قربانی کی حکمتوں کے بارے میں مذاکرہ کریں۔

جواب: اساتذہ کرام حج اور قربانی کی حکمتوں کے بارے میں کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: طلبہ کو قربانی کی یہ دعا یاد کروائیں:

جواب:

قربانی کی دُعا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔

www.ilmkidunya.com

بے شک میں نے اپنا رخ کر لیا سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔
(سورۃ الانعام: 79)

سوال 2: طلبا کو حج سے متعلق کوئی مستند ویڈیو دکھائی جائے۔

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں حج کے متعلق کوئی مستند ویڈیو دکھائیں اور طلبا کی راہنمائی کریں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ | کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) **عمرہ ادا کرنا ہے:**
(A) سنت (B) واجب (C) فرض (D) نفل

(ii) **حج کا رکنِ اعظم ہے:**
(A) احرام باندھنا (B) طوافِ زیارت (C) وقوفِ عرفہ (D) قربانی کرنا

(iii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عمرے ادا کیے:**
(A) دو (B) چار (C) چھے (D) آٹھ

(iv) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی:**
(A) گائے کی (B) اونٹ کی (C) بکروں کی (D) دنبوں کی

(v) **آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:**
(A) فجر کی نماز کے بعد (B) ظہر کی نماز کے بعد (C) عصر کی نماز کے بعد (D) مغرب کی نماز کے بعد

(vi) **ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے:**
(A) حج (B) جہاد (C) روزہ (D) زکوٰۃ

(vii) **بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے:**
(A) زکوٰۃ (B) حج (C) جہاد (D) روزہ

(viii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کیے:**
(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) حج کے کوئی سے تین مناسک تحریر کریں۔

(ii) حج و عمرہ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک تحریر کریں۔

(iii) قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

(iv) قربانی کے متعلق تین احکام تحریر کریں۔

(v) حجِ بیت اللہ کس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے؟ وضاحت کریں۔

(vi) حج کی فرضیت کے متعلق بتائیں۔

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

حج اور قربانی کے بارے میں جامع نوٹ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com